وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُہٗ

الحمد للہ کہ درین ایام میمنت فرجام کتاب لاجواب موسوم بہ

گلدستۂ کرامات

در ذکر کرامات حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی

مطبع احمدی دہلی طبع شد

اپنی کیطرف دیکھا تو حقیقت مین وہ لڑکی لڑکا نظر آئی شکر موہبت الٰہی بجا لاکر سجدہ شکر ادا کیا کہتی ہین کہ ابر و نکی بال شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی کی ایسی دراز تہی کہ آپ اپنے بالونکو سر پر رکہتی تہی اور پتا نون کو اپنی کتف مبارک پر ڈال دیتی تہے اور آپکی خادمان عالی شان بہی ایسی صاحب ارشاد ہوئی کہ بدرجات عالی غوثیت و قطبیت کی پہونچی چنانچہ شیخ بہاو الدین ذکریا ملتانی اور قاضی حمید الدین ناگوری اور شیخ سعدی شیرازی بہی اونہین کی مریدان والاشان سی ہین کہ مراتب آن حضرات عالی درجات کی تمام عالم پر روشن ہین اور خاندان عالی شان سہروردیہ اونہین کے ذات بابرکات سی ظاہر ہوا

غزل از مولف غوث اعظم معدن نور و جمال حیدری + نور او شد بدر کامل از کمال حیدری + سیرت او سیرت ذات محمدؐ یافتند + عینہ بودے خصال او خصال حیدری + سید والامناقب آن شہ عالی جناب + بود فرزندے اولاد و آل حیدری + خلق احسن یافت محی دین زاخلاق حسن + وصل شد با حق از اتصال حیدری + گشت اعجاز نبی از ذات پاک او عیان + ظاہر آمد از وجود او جلال حیدری + جد امجد را بدوش پاک خود بر داشتہ + زاسمان بر عرش بران شد ببال حیدری + فعل او فعل نبی رحمۃ للعالمین + قال او بس معتبر آمد چو قال حیدری + عید آمد در جہان شد دور غم درد و الم + شد عیان بر چرخ دین چون این ہلال حیدرے + یافت آن لخت جگر از جد خود ارث بزرگ + نور معراج نبی قرب وصال حیدری + طرفہ تر رنگین گل زیبا ز بستان رسول + خوش ثمر در باغ دنیا از نہال حیدری + وہ چہ کم گردد ز لطف عام تو یا محی دین + حصہ یابد چو سرور از نوال حیدری +

مناقب ستم در بیان خریدنی پارچہ بیش قیمت آنجناب کے ایک سوداگر سی اور رنجیدہ ہونا خلیفہ بغداد کا اور اپنی جرم کے سزا کو پہونچنا مخبران ہزار داستان و راویان نادرہ بیان سی خبر ہی کہ شہر اشرف البلاد بغداد مین جس مقام عالی مقام مین دولت خانہ کرامت نشانہ محبوب سبحانی تہا وہان ایک سوداگر مسافر آیا اور سات گز کپڑا نہایت بیش قیمت ہمراہ لیا

اور ارادہ اوسکا یہہ تہا کہ اس کپڑی کو خلیفہ بغداد کی پاس حاضر کرکر قیمت بیش اور انعام
وافر پاوی گا جب سوداگر نی وہ کپڑا بحضور خلیفہ حاضر کیا اور عرض کی کہ اس کپڑی کی
قیمت ہزار دینار ہیں یہہ تاجر کو سرکار والا مقدار سی عطا ہون اور انعام علاحدہ ملکر
یہہ کپڑا خزانہ عامرہ مین رکہا جاوی خلیفہ نی جو ہزار دینار قیمت اوس کپڑی کی
سنی تو خریداری پارچہ سی انکار کیا سوداگر کہ محض بامید حصول منافع قطع مسافت
بعید کرکر بحضور خلیفہ حاضر ہوا تہا وقوع اس حال سی دربار خلیفہ سی مایوس ہوا اوس
جس مقام پر فروکش تہا آکر نہایت بیقرار بحالت زار رونی لگا چونکہ وہ مقام مقام
دلارام غوث الاعظم سی قریب تہا خبر اوسکی بحضور پرنور محبوب سبحانی پہونچ گئی آپنی
ارشاد کیا کہ ایک خادم جاکر اوس تاجر مضطر کو معہ پارچہ حاضر حضور کری جسدم وہ
بحالت ابتر حاضر دربار فیض آثار ہوا تو آپنی وہ پارچہ سوداگر سی لیکر ارشاد کیا کہ اس
کپڑی کا پیراہن حضور اپنی جناب کیواسطی تیار کرو اور ہزار دینار خزانہ عامرہ ہماری سرکار
سی سوداگر کو دیدو جب سوداگر بحصول منافع اکبر اوس سرور جن و بشر سی رخصت ہوگیا
اور اوس کپڑی سی پیراہن آنجناب کا قطع ہوا تو بالشت بہر کپڑی کی پیراہن سی کمی ہوئی
اور بعد العرض خدام کی آپنی حکم دیا کہ ہماری گلیم سیاہ کہنہ سی تہوڑا سا ٹکڑا کاٹکر
بجای کمی پارچہ کی لگا دو اور پیراہن جلد تیار کرو چنانچہ حسب الارشاد تعمیل ہوئی
اور بجای کمی پارچہ بیش قیمت کی پارہ پارچہ گلیم سیاہ کہنہ کا لگایا جاکر پیراہن
مبارک طول و عرض مین مطابق جسم شریف تیار ہوا جب یہہ خبر خلیفہ بغداد کو پہونچی
تو آتش رشک سی جل گیا اور وزیر باتدبیر کو حکم دیا کہ تم بحضور غوث الاعظم حاضر ہوکر
عرض کرو کہ خلیفہ وقت نی وہ کپڑا بیش قیمت تصور کرکر بحکم کلوا و اشربوا ولا تسرفوا
ان اللہ لا یحب المسرفین خرید نکیا کہ ایسی کپڑی بیش قیمت کی خریدنی اونہی مین علٰی
اسراف تہا پس آپکو مناسب نہتا کہ جس چیز کو خلیفہ وقت خرید نکری آپ خرید کر لین اس
سی نہایت خفت خلیفہ کی ہوئی کہ سوداگر اپنی دل مین تصور کرتا ہوگا کہ خلیفہ بغداد
کی پاس یا تو دینار نہتی مفلس محض تہا یا اونکی ہمت کم ہمت ایسی نہتی کہ ایسا

کپڑا بیش قیمت وہ خرید کرتا جب وزیر باندیر بحضور پیران پیر حاضر ہوا تو دیکھا کہ آنحضرت
اوسی کپڑی کا پیراہن پہنی ہوئی بیٹھی ہین اور بجای کمی کپڑی کی پیراہن مین ایک پارچہ
کہنہ ٹانکا ہوا ہی یہہ حال حیرت مال دیکھکر وزیر بولا کہ بلی رہی عالی ہمتی جناب غوثیہ
کی کہ انکی نظر فیض اثر مین یہہ کپڑا بیش قیمت اور پارہ سیاہ کہنہ ایک قدر اور منزلت
رکہتا ہی پس ایسی جناب کی سامنی جانا اور بی ادبی سہی کلام کرنا عقل دور اندیش
سی نہایت بعید ہی غرض کہ وزیر کے دل مین ایسی دہشت اور رعب حضرت کا چہایا
کہ مارے خوف کی کلام نکرسکا اور واپس جاکر بحضور خلیفہ حقیقت حال عرض کی خلیفہ
وزیر پر نہایت رنجیدہ ہوا اور اپنی فرزند کو بہت سی سوار پیادہ ہمراہ دیکر حکم دیا
کہ فی الفور بحضور محبوب سبحانی جاکر تقریر صدر عرض کرے جب فرزند خلیفہ معہ
سواران ہمراہی بدروازہ محبوب الٰہی حاضر ہوا تو اوسوقت آنحضرت حالت مراقبہ
مین تہی شور و غل ہیبان سواران سنکر آپنی سر مراقبہ سی اوٹہایا اور پسر خلیفہ
کو روبرو کہڑی ہوی دیکہا ہنوز کچہہ نوبت عرض اور تقریر کی نہین پہونچی تہی
کہ ملایکان حاضر الوقت کو ارشاد ہوا کہ پسر خلیفہ کو یہان سی اوٹہا کر ایسی مقام مین
پوشیدہ کرو کہ خبر اسکے کسیے بنی نوع انسان تک نہ پہونچی موکلان الٰہی حسب الحکم
پسر خلیفہ کو اوٹہا کر لی گئی جب یہہ خبر حیرت اثر خلیفہ بغداد کو پہونچی تو سخت گہبرایا
اور فراق فرزند سی اسقدر رویا کہ تمام منہہ اپنا آنسوون سی دہو یا مگر مارے خوف کے
خود بہی بحضور کرامت ظہور محبوب الٰہی کی حاضر نہین ہو سکتا تہا کہ اگر مین گنہگار
بحضور آن محبوب پروردگار حاضر ہونگا تو یقین ہی کہ مجہہ پر بہی یہی حالت برآفت
گذرے گی جب کچہہ چارہ اپنی حالت آوارہ کا ندیکہا تو مستغیثانہ بحضور اپنی
مرشد کے حاضر ہوا اور حقیقت حال عرض کی مرشد خلیفہ نی ایک نقش لکہکر خلیفہ
کو عطا کیا اور حکم دیا کہ اسکو وقت سونی کی زیر بالین رکہنا اور جو کوئی خواب مین
نظر آوی وس سی اپنا حال کہنا چنانچہ خلیفہ نی جا بشب سوتا اس نقش کو زیر
بالین رکہا تو شب اول بخدمت عالیہ حضرت صدیق اکبر و شب دوم بخدمت الخ